مسلمانو نظر بغور غیر متعصبی دیکھئے کہ اعدا یعنی منکرین شان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کان و ما کیوں ہے کے عالم غیب

۷۸۶

نہیں مصیبت میں پکارنا مشکلکشا و حاجت روا جاننا درست ہے اسکے
ثبوت میں ہم حضور پرنور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان دو رسالوں کو پیش کرتے ہیں

رسالہ اوّل

انباء المصطفےٰ بحال سر و اخفےٰ

۱۳۱۸

رسالہ دوم

انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

۱۳۰۴

باہتمام

ابو البرکات سید احمد صاحب قادری

ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور اندرون دہلی دروازہ

نے

مطبوعہ دین محمدی الیکٹرک پریس سرکلر روڈ لاہور باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر

تعداد ۱۰۰۰ سے طبع کرا کر شائع کیا قیمت ۲ / ۔

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ حضرات کرام اہلسنت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ زید[1] دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لیکر دوزخ و جنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جس طرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہے۔ بکر اس عقیدہ کو شرک و کفر کہتا ہے اور بکمال درشتی دعویٰ کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے حتیٰ کہ آپ کو اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا دونوں طرح شرک ہے اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں کون برسر حق موافق عقیدہ سلف صالح اور کون بدمذہب اور جہنمی ہے نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر اس کا بیان یوں لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے؟ اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم لک الحمد سرمدا صل وسلم وبارک علی من علمتہ الغیب نزھتہ من کل عیب علی

---

[1] زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی ہیں۔

الہٖ وصحبہ ابدا رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین٭ واعوذ بک رب ان یحضرون٭

زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود و قبیح ہے بیشک حضرت عزت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا۔ روز اول سے روز آخر تک کا سب ما کان وما یکون انہیں بتایا۔ اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا و للہ الحمد حمداً کثیراً بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی آلہ وصحبہ اجمعین وکرم بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطۂ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بیحد وبیکنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت وہ جانیں یا اُن کا عطا کرنے والا اُن کا مالک و مولٰی جل وعلا و الحمد للہ العلی الاعلٰی کتب حدیث وتصانیف علمائے قدیم وحدیث میں اس کے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے قال اللہ تعالٰی ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیئ وھدًی ورحمۃ وبشرٰی للمسلمین٭ اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت وبشارت وقال اللہ تعالٰی ما کان حدیثا یفترٰی ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شئی کا صاف جدا جدا بیان وقال اللہ تعالٰی ما فرطنا فی الکتٰب من شیئ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی اقول وباللہ التوفیق جب فرقان مجید ہر شئی کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس درجے کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورۃ یہ بیانات محیط اس کے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالٰی وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی ہے وقال اللہ تعالٰی وکل شیئ احصینٰہ فی امام مبین ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے وقال اللہ تعالٰی ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین کوئی دانہ نہیں زمین کی

اندھیریوں میں، اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہُوا ہے۔ اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ جیزِ نفی میں مفیدِ عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے بے دلیلِ شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں ورنہ شریعت سے امان اُٹھ جائے نہ حدیثِ آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عمومِ قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ اسکے حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیصِ متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن، اور تخصیصِ عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نصِ صریح قطعی سے روشن ہُوا کہ ہمارے حضور صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جمیع ماکان ومایکون الی یوم القیٰمۃ جمیع مندرجاتِ لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سماء و ارض و عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ وللہ الحجۃ السامیہ۔ اور جبکہ یہ علمِ قرآنِ عظیم کے تبیانًا لکل شیئ ہونے نے دیا اور پُر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلامِ مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزولِ جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لا تعلمھم ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطۂ علمِ مصطفوی کا نافی نہیں۔ الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جس قدر قصص و روایات و اخبار و حکایات علمِ عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹانے کو آیاتِ قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے سب کا جواب دہن دوز وفتن سوز انہیں دو فقروں میں ہو گیا۔ وہ حال سے خالی نہیں یا تو ان سے قصص تاریخ معلوم ہو گی یا نہیں۔ اگر نہیں تو ان سے استناد جہلِ مبین کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تامی نزولِ قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول۔ اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ تاریخ تامی نزول سے پہلے کی ہو گی یا بعد کی۔ بر تقدیرِ اول مقام سے محض بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ۔ بر تقدیرِ ثانی اگر مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد و مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرضِ غلط تسلیم ہی کر لیں تو ایک ہی جواب جامع و نافع و نافی و قامع سب کے لئے شافی و کافی کہ عمومِ آیاتِ قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبارِ آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی ہیں اس مطلب پر تصریحاتِ ائمہ اصول سے احتجاج کروں

اس سے بھی بہتر ہے کہ خود نجدیہ زمانہ کے انہیں گنگوہی پیشوا کی شہادت دوں ؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سنا جانا بالائے طاق یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلاً اس پر التفات ہو سکے اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل و مختل میں اپنے اور اپنے تمام طائفہ کے پاؤں میں تیشہ زنی کو یوں لکھتے ہیں عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اسکو ثابت کرے نیز صلہ پر لکھا اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا ۸ پر کہا آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں برہن ہے الحمد للہ مناظرہ تو انہیں دو حرفوں میں ختم ہو گیا ہاں ہاں تمام نجدیہ دہلوی و گنگوہی و جنگلی و کوہی سب کو دعوت عام ہے جمیع اشرکار کہ چھوٹے بڑے سب اکھٹے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ ماکان و مایکون سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ۔ اگر ایسا نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اسی صفحہ میں دو ہی سطر بعد اپنے مدعائے باطل کی سند میں لکھتے ہیں۔ خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ قطع نظر اس سے کہ حدیث اول خود آحاد ہے علیم المحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون تو خود آیت میں تھا۔ اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث کے کیا معنے ہیں۔ اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم واحادیث صحیحہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر اتری یعنی تاکہ اللہ بخشدے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ھنیئا لک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ما ذا یفعل بک فما ذا یفعل بنا یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل نے یہ تو صاف بیان فرما دیا کہ حضور کیساتھ کیا

کرے گا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اس پر آیت اتری لیدخل المؤمنین (الیٰ قولہ تعالیٰ)
فوزاً عظیما تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے
نیچے نہریں بہتیں ہمیشہ رہیں ان میں اور مٹا دے اُن سے اُن کے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد
پانا ہے یہ آیات اور ان کے امثال پیش نظر اور یہ حدیث جلیل شہیر ان لوگوں کو کیوں سجھائی دیتیں۔ ان
سب سے قطع نظر دل چھیننے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں الیٰ آخرہ قطع نظر اس سے
کہ ملا جی کو ہنوز روایت و حکایت میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس
سرہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدارج شریف میں ان
فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
من بندہ ام نمیدانم آنچہ درپس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بداں
صحیح نشدہ است کیوں ملا جی کچھ آنکھیں کھلیں ایسا ہی لاتقربوا الصلوٰۃ پر عمل کروگے تو خوب
چین سے رہوگے ع اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں لا
اصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا لم یعرف لہ سند اس کے لئے کوئی
سند نہ پہچانی گئی افسوس اسی منہ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھیرانا
اسی منہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانے کو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور طمع کاری
کیلئے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحۃً فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد اب اس کے سوا کیا
کہیئے کہ ایسوں کی داد نہ فریاد اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو باب فضائل سے نکلوا
کر اس تنگنا میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان
میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل مقولے بے سند منقولے سب سما جائیں ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو۔

بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ زید سنی حفظہ اللہ کا دعویٰ آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل و جمیل طور پر ثابت
جس میں اصلاً مجال دم زدن نہیں اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم
کے حضور مضمحل ہو جاتی نہ کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما سنن و صحاح و مسانید و معاجیم کی احادیث
صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ اس عموم و اطلاق کی اور تاکید و تائید فرما رہی ہیں صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکو

فی مقام ذلك الی قیام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایکبار ہم میں کھڑے ہو کر [illegible] قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تھا سب بیان فرما دیا کوئی
چیز چھوڑ نہ دی جسے یاد رہا یاد رہا جو بھول گیا بھول گیا یہی مضمون احمد نے مسند بخاری نے تاریخ
طبرانی نے کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا صحیح بخاری شریف میں
حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك
من حفظه ونسیه من نسیه ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے
لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا یاد رکھا جس نے
یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ میں ظہر
وعصر کی نمازوں کے سوا کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما هو كائن الی یوم القیمة فاعلمنا احفظنا اس میں سب
کچھ ہم سے بیان فرما دیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا ہم میں زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ یاد رہا۔
جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ آئمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے اور یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرأیته عزوجل وضع کفه بین کتفی فوجدت بردانامله بین ثدیی
فتجلی لی كل شیء وعرفت میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر
رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے
سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی فرماتے ہیں هذا حدیث حسن صحیح سالت محمد بن اسمعیل عن هذا
الحدیث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اسکا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے اسی
میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعلمت ما فی السموت والارض جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب
میرے علم میں آ گیا۔ شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مشکوٰة میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں

پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی واحاطۂ آں

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو یعلیٰ و ابن منیع و طبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو۔ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے ہذا تمثیل لبیان کل شیء تفصیلا تارۃ و اجمالا اخری یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرما دی کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے۔ ولا شک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ علی ازید من ذلک و القی علیہ علم الاولین والآخرین کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھا لی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں اس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ علیہ و علیہم وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات والارض اور جو کچھ ان میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی عطا ہوا اور حضرت عزت عز جلالہ نے ان تمام کان و مایکون کو اپنے ان محبوبو کے پیش نظر فرما دیا مثلاً شرق سے غرب تک سماک سے سمک تک ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں ایمانی نگاہ میں یہ قدرت الٰہی پر دشوار نہ عزت و وجاہت انبیاء کے مقابل بسیار مگر وہابی بیچارے جن کے یہاں خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہا چاہیں اور جو ائمہ کرام و علمائے اعلام ان سے سندیں لائے انہیں مقبول و مسلم رکھتے آئے جیسے امام خاتم

الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبریٰ و امام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب
مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب بن حجر مکی ہیتمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد محمد مصری
خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب
وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ انہیں شرک نہ کہیں تو اپنی چمر توحید کیونکر نباہیں والعیاذ باللہ رب العلمین صحیح
مسلم و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی امتی باعمالها حسنها وقبیحها میری ساری
امت اپنے سب اعمال نیک و بد کیسا تھ میرے حضور پیش کی گئی طبرانی اور ضیا مختارہ میں حذیفہ
بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت
علی امتی البارحۃ لدی ھذہ الحجرۃ حتی لانا اعرف بالرجل منہم من احد
کم بصاحبہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھ پر پیش کی گئی یہاں تک
کہ بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔
والحمد للہ رب العلمین امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں وسع العلمین
علما وحکما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اس کی
شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والاخرین
وما کان وما یکون یہ اس لئے کہ بے شک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں اور ما کان وما یکون کا علم حضور کو حاصل
ہو گیا۔ امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاد امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی
شرح مہذب پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عرضت علیہ الخلائق من لدن ادم علیہ الصلوۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم
کما علم ادم الاسماء آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لیکر قیام قیامت تک کی تمام مخلوقات الٰہی
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گزشتہ آئندہ سب کو پہچان
لیا جس طرح آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر
میں فرماتے ہیں النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملأ الاعلیٰ

ولم يبق لها حجاب فترى وتسمع الكل كالمشاهد پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کیلئے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں قد قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالٰی لا فرق بین موته وحياته صلى الله تعالى عليه وسلم فى مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك جلى عنده لاخفاء به بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اُن کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ہر ارادے اُن کے دلوں کے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔ ہاں ہاں جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ میں جلنے والو یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شرک کے فدائیو اشرک کے سودائیو کس کس کو مشرک بناؤ گے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور۔ شیخ شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالٰی مرقدہ الکریم مدارج شریف میں فرماتے ہیں " ذکر کن اورا و درود بفرست بر وی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وباش در حال ذکر گویا حاضر ست پیش تو در حالت حیات ومی بینی تو اورا متأدب باجلال وتعظیم وہیبت وحیا وبدانکہ وی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی اللہ کی بیشمار رحمتیں شیخ محقق پر جب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہمیں دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تاکہ کوئی اُسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے۔ غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اللہ کی عبادت کر گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اُسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم نیز فرماتے ہیں " ہر چہ در دنیاست از زمان آدم تا نفخہ اولی بروی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم گردید

یاران خود را نیز از بعضے ازان احوال خبر داد نیز فرماتے ہیں وھو بکل شیٔ علیم وے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات و احکام الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں فاض علی من جنابہ المقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیٔ کما اخبر عن ھذا المشہد فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی۔ قرآن وحدیث اقوال آئمہ قدیم وحدیث سے اس مطلب پر دلائل بےشمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہیں غرض شمس وامس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدہ مذکورہ زید کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین و اکابر علمائے عاملین و اعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر مشرک بننا ہے اس کے متعلق احادیث و روایات و اقوال ائمہ و ترجیحات و تصحیحات فقیر کے رسالہ النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید ۱۳۰۵ھ و رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوھابیہ ۱۳۱۲ھ وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔ افسوس ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون جیسے مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فروانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار جمع کریں کہ گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں یہ فرق تا غرب سموٰت وارض

وعرش تا فرش وما کان وما یکون من اول یوم الی آخر الایام سب کے ذرّے ذرّے کا حال تفصیل جاننا و
بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
ایک چھوٹا ٹکڑا ہے یہ تو اُن کے طفیل سے انکے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ و
اکمل السلام بلکہ اُن کی عطا سے انکے غلاموں بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے ہنوز
علوم محمدیہ میں وہ بحار زخار ناپیدا کنار ہیں جن پر اُن کی فضیلت کلیہ و افضلیت مطلقہ کی بنا ہے اللہ
عزوجل کی بیشمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کہ قصیدۂ
بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎ فان من جودک الدنیا وضرتھا ؛ ومن علومک علم اللوح والقلم
یعنی یارسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضورؐ کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کے
تمام علم جن میں ماکان وما یکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم
وعلیٰ آلک وصحبک وبارک وکرم۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں:۔
توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ والصور الغیبیۃ
وبعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہا من علومہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق
وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمہما انما یکون سطرا من سطور علمہ
ونہرا من بحور علمہ ثم مع ھذا ھو من برکۃ وجودہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی توضیح اس
کی یہ ہے کہ لوح کے علوم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور قلم کے
علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم
کی اضافت ادنیٰ علاقے یعنی محلیت نقش و اثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جسقدر علوم
ثبت ہیں اُن کا علم محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقائق اشیاء وعلوم اسرار
خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے
جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر با ایں ہمہ وہ حضورؐ ہی کی برکت
وجود سے تو ہیں کہ حضورؐ نہ ہوتے تو نہ لوح و قلم ہوتے نہ اُن کے علوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ و

بارک وسلم منکران مریض القلب عریض الشّب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑے مرے جاتے تھے کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ماکان و ما یکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پر ہاتھ دھر کر روئیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان و مایکون علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے والحمد للہ رب العلمین ہ وخسر ھنالك المبطلون ہ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا وقیل بعدا للقوم الظلمین ہ نصوص حصر یعنی جن آیات و احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا ہے مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالےٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوی باطلہ پر اُن سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم ماکان و مایکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر و ضلال نقص جنون و خام خیال بلکہ خود مستلزم کفر و ضلال ہے علم باعتبار منشا دو قسم ہے ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار متعلق بھی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فرداً فرداً کہ جمیع معلومات الہیہ عز وعلا کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل اور خود کنہ ذات الٰہی و احاطۂ تام صفات الٰہیہ نامتناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ نہ ہو ان تقسیمات میں علم ذاتی و علم مطلق بمعنی مذکور بلا شبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی قائل نہیں ہم ابھی بیان کر آئے کہ علم ماکان و مایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بر وجہ اتم و اکمل ہو علوم محمدیہ کی بھی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علوم الٰہیہ تو علوم الٰہیہ ہیں جل وعلا و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عز وعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی دو قسم اول مراد ہو سکتی ہیں یہ قسم اخیر اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان و مایکون بمعنی مزبور بلکہ اُس سے ہزار در ہزار ازید و افزوں علم بھی کہ بعطائے الٰہی

مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلا مس نہیں بلکہ وہ اسکی صریح جہالت پر نص ہیں وللہ الحمد یہ معنی باآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں ائمۂ دین نے انکی تصریح بھی فرمائی امام اجل ابوزکریا نوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے فتاوے پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے فتاوے حدیثیہ میں فرماتے ہیں معناھا لا یعلم ذلك استقلالًا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالٰی اما المعجزات والکرامات فباعلام اللہ تعالٰی لھم علمت وکذا ما علم باجراء العادۃ یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتلائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں رہے انبیاء کے معجزے اور اولیا کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے یوہیں وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے مخالفین کا استدلال محض باطل و خیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر وضلال کا تمغہ ہے نیز انہیں میں روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حق حقیقت میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرز فقہائے میں علم مطلق بمعنی مرقوم کیساتھ مخصوص ہے جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے وہ بھی کلمۂ کفر وضلال بیباک ہے۔ بکر نے جس عقیدے کو شرک وکفر کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا خود اسی میں تصریح تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول غل بول میں خواہ یوں اور خواہ یوں دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے اب اس لفظ قبیح کے کلمۂ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو سکتا ہے قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیا کا انکار، سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ عزجلالہ کی توہین شان ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں والعیاذ باللہ رب العٰلمین یوہیں اس کا قول بدتر از بول کہ اپنے خاتمہ کا

بھی حال معلوم نہ تھا صریح کلمۂ کفر وخسار اور بیشمار آیات قرآنیہ واحادیث متواترہ کا انکار ہے آیۂ
کریمہ لیغفرلک اللّٰہ مع حدیث صحیحین بخاری ومسلم کہ بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صفرا شکنی
ہی کیلئے اتری اور مردوی وحدن ہولی اوپر گرری بعض اور سنئے قال اللّٰہ تعالیٰ وللاٰخرۃ
خیر لک من الاولی لے نبی بیشک آخرت تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال اللّٰہ تعالیٰ
ولسوف یعطیک ربک فترضٰی بے شک نزدیک ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا عطا فرمائیگا
کہ تم راضی ہو جاؤ گے وقال اللّٰہ تعالیٰ یوم لا یخزی اللّٰہ النبی والذین اٰمنوا معہ نورھم
یسعٰی بین ایدیھم وبایمانھم جس دن اللہ رسوا نہ کریگا نبی اور ان کے صحابہ کو ان کا نور ان کے
آگے اور دہنے جولان کرے گا وقال اللّٰہ تعالیٰ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قریب
ہے کہ تمہیں تمہارا رب تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کرینگے
وقال اللّٰہ تعالیٰ تبرک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنت تجری من تحتہا الانھٰر
ویجعل لک قصورا علی قراءۃ الرفع قراءۃ ابن کثیر وابن عامر وروایۃ ابی بکر عن
عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ وباغ سے
(جس کی طلب یہ کافر کرتے ہیں) بہتر چیزیں کر دے جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور وہ
تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشے گا الی غیر ذلک من الاٰیات اور احادیث
کریمہ میں تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وخصائص
وقت وفات مبارک وبرزخ مطہر وحشر منور وشفاعت وکوثر وخلافت عظمیٰ وسیادت کبریٰ و
دخول جنان ورویت رحمٰن وغیرہا وارد ہیں انہیں جمع کیجئے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہاں صرف
ایک حدیث تبرکاً سن لیجئے جامع ترمذی شریف میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبھم
اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایئسوا
الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد اٰدم علی ربی
یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور جب لوگوں کا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤں گا اور جب وہ سب وم بخود ہونگے

تو ان کا خطبہ خوان میں ہوں گا اور جب روکے جائیں گے تو ان کا شفاعت خواہ میں ہونگا
اور جب وہ ناامید ہو جائیں گے تو انہیں بشارت دینے والا میں ہوں گا۔ عزت دینا اور تمام
کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہونگی لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت میں میری
عزت تمام اولاد آدم سے زائد ہے ہزار خدمتگار میرے اردگرد طواف کرینگے گویا وہ گرد وغبار سے
پاکیزہ انڈے ہیں محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھیرے ہوئے بالجملہ بکر پر بکر کے گمراہ بد
دین ہونے میں اصلاً شبہ نہیں اور اگر کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقۃً تقویۃ الایمان
ہے اسکا ایمان ہے یہی اس کا ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا جیسا کہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ
الشہابیہ وغیرہا کے مطالعہ سے ظاہر ہو ــــ اذا کان الغراب دلیل قوم ــ سیھدیھم طریق
الہالکین۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رہا وہ ذریت شیطان کہ اپنے اس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم
اقدس حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے اس کا جواب اس کفرستان
ہند میں کیا ہو سکتا ہے انشاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنے کیفر کفری گفتار کو پہنچیگا
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یہاں اسیقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحۃً محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمہ کفر ہوگا والذین
یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں اُن کے لیے دُکھ کی مار
ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا جو
لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ نے اُن پر لعنت فرمائی ہے دنیا و آخرت میں اور انکے
لئے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار۔ شفائے امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی
مسمیٰ بہ نسیم الریاض میں ہے جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوشتمہ (او عابہ)
ھو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فقد عابہ و
نقصہ ولم یسبہ (فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینھما (لا نستثنی منہ
(فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری) فیہ (تصریحا کان او تلویحا وھذا کلہ اجماع من العلماء
وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم الی ھلم جرا) اھ مختصراً
یعنی جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے

سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا۔ حضور کی توہین کی اگرچہ گالی نہ دی۔ یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہیں۔ ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثنا کریں نہ اس میں شک و تردد کو راہ دیں خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایہ سے ان سب احکام پر تمام علماء و آئمہ فتویٰ کا اجماع ہے کہ زمانۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہے نسأل اللّٰہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاٰخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین والحمد للّٰہ رب العٰلمین واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے ورود پر ایک مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بر چار باب مسمّٰی بنام تاریخی مالی الجیب بعلوم الغیب ۱۳۱۸ھ کی طرح ڈالی۔ باب اول نصوص یعنی فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہوں اور تزییف اوہام نجدیت کے مہمات۔ باب دوم نصوص یعنی اپنے مدعا پر دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث۔ باب سوم عموم وخصوص کہ احاطۂ علوم محمدیہ میں تحریر محل نزاع کرے اور مقام و مرام سے مزخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت دے باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلے میں تمام مہملات نجدیہ نو و کہن کی سرفگنی و تکبر شکنی مگر خصوص و نصوص کے ہجوم و وفور نے ظاہر کر دیا کہ اطالت تا حد ملالت متوقع لہٰذا باذن اللہ تعالیٰ نفع عام کیلئے اس بحر زخار سے ایک گوہر شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے در مختار مسمّٰی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون ۱۳۱۸ھ چن لیا جس نے جمع و تلفیق کے عوض نفع و تحقیق کی طرف بحمد اللہ تعالیٰ زیادہ رخ کیا اس کے ایک ایک نور نے نور السمٰوٰت والارض جل جلالہ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلمات نجدیت باطلہ و وہابیت عاطلہ و وساوس کافور ہوتی نظر آئیں پھر چند حرفی فتوی کہ اس کے لمعات سے ایک مختصر رشحہ اور بلحاظ تاریخ بنام انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفیٰ ۱۳۱۸ھ مسمّٰی ہوا اس کے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اسی پر محول ذی علم ماہر تو انہیں چند حروف سے ان شاء اللہ تعالیٰ سب خرافات وجزافات مخالفین کو کیفر چشانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب تفصیل کے

دست نگر ہوں بعونہ تعالیٰ رسالۂ مذکورہ کے لآلی متلالی سے بہرہ ور ہوں۔ حضرات مخالفین سے بھی
گزارش کہ اگر توفیق الٰہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کرے تو ازیں چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبۂ وہم وقلت تدرب وشدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطوروں میں نہ دیکھ
سکیں تو اسی مہر جہانتاب کا انتظار رکھیں جو بعنایت الٰہی واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان کی تمام ظلمتوں کی صبح کر دیگا اُن کا ہر کاسۂ سوال آب زلال رد وابطال سے بھر دیگا الا ان
موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب کیا فائدہ کہ اس وقت
ابھی خواب غفلت کچھ ہذیانات کا رنگ دکھائے اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سے طالع ہو تو کھل
جائے کہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ معہذا طائفہ ارانب وثعالب کو یہی مناسب کہ
جب شیر ژیان کو چہل قدمی کرتا دیکھیں سامنے سے ٹل جائیں لپٹے اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں
نہ یہ کہ اس وقت اُس کے خرام نرم پر غرہ ہو کر غرائیں اسکی آتش غضب بھڑکائیں اپنی موت اپنے منہ
بلائیں ع نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دُور تر خواہند شغالان ہزیمت مند خشم شیر بیچارا
اقول قولی ہذا واستغفر اللہ لی ولسائر المؤمنین والمؤمنات والصلوات الزاکیات والتحیات
النامیات علی سیدنا محمد نبی المغیبات مظہر المخفیات وعلی آلہ وصحبہ الاکارم
السادات واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نصیر الدین حسن خان ۱۳۰۵ھ	محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں	محمد رضا خان قادری ۱۳۱۲ھ محمد عبد الرحمن عفی

سنی حنفی قادری
محمد
ولد مولوی احمد رضا خاں
عرف
محمد حامد رضا خاں

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد
ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند
ہو

محمد احمد
۱۳۰۹ ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید موحد مسلمان جو خدا کو خدا اور رسول کو رسول جانتا ہے نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمہ ''یا'' ندا کرتا اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ یا اسألك الشفاعة یارسول اللہ کہا کرتا ہے یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ اسے اس کلمہ کی وجہ سے کافر و مشرک کہیں انکا کیا حکم ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلاۃ والسلام علٰی حبیبہ المصطفٰی وآلہ واصحابہ اولی الصدق والصفا۔ کلمات مذکورہ بیشک جائز ہیں جن کے جواز میں کلام نہ کریگا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضل جسے اس مسئلہ کے متعلق قدرے تفصیل و تحقیق ہو شفاء السقام امام علام بقیۃ المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی سبکی و مواہب لدنیہ امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری و شرح مواہب علامہ زرقانی و مطالع المسرات علامہ فاسی و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ علی قاری و لمعات و اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ و جذب القلوب الی دیار المحبوب و مدارج النبوۃ تصانیف شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی و افضل القریٰ شرح ام القریٰ امام ابن حجر مکی وغیرہا کتب و کلام علمائے کرام و فضلائے عظام علیہم رحمۃ اللہ العزیز العلام کی طرف رجوع لائے یا فقیر کا رسالہ الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال مطالعہ کرے یہاں

فقیر بقدر ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے حدیث صحیح بذیل بطراز گرانہاے تصحیح جسے امام نسائی و امام ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و امام الائمہ ابن خزیمہ اور امام ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری و مسلم صحیح کہا اور امام عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد و تنقیح نے انکی تصحیح کو مسلم و مقرر رکھا جس میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے اللھم انی اسألك واتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کیطرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے ان رجلا کان یختلف الی عثمن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجة له وكان عثمن لا يلتفت اليه ولا ينظر فی حاجته فلقی عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فشكی ذلك اليه فقال له عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائت الميضاة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فيه ركعتين ثم قل اللهم انی اسألك واتوجه اليك بنبينا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربی فيقضی حاجتی وتذكر حاجتك ورح الی حتی اروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء البواب حتی اخذه بيده فادخله علی عثمن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسه معه علی الطنفسة وقال ما حاجتك فذكر حاجته فقضاها ثم قال ما ذكرت حاجتك حتی كانت هذه الساعة وقال ما كان لك من حاجة فأتنا ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال له جزاك الله خيرا ما كان ينظر فی حاجتی ولا يلتفت الی حتی كلمته فی فقال عثمن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ والله ما كلمته ولكن شهدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واتاه رجل ضرير فشكا اليه ذهاب بصره فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ائت الميضاة فتوضأ ثم صل

رکعتین ثم ادع بھذا الدعوات فقال عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فو اللہ
ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ لم یکن بہ ضر قط یعنی
ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا
امیر المؤمنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے۔ اس نے عثمٰن
بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی انھوں نے فرمایا وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز
پڑھ پھر دعا مانگ "الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے
رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمایئے۔ اور اپنی حاجت ذکر کر۔ پھر شام
کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں حاجتمند نے (کہ وہ بھی صحابی یا لااقل کبار
تابعین سے تھے) یونہی کیا۔ پھر آستان خلافت پر حاضر ہوئے دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر
امیر المؤمنین کے حضور لے گیا امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھا لیا مطلب پوچھا عرض کیا
فوراً روا فرمایا۔ اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو
حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمٰن بن
حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے امیر المؤمنین میری حاجت
پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے اُن سے میری سفارش کی عثمٰن
بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تو تمہارے معاملہ میں امیر المؤمنین
سے کچھ بھی نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت
اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد
فرمایا کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے خدا کی قسم ہم اُٹھنے بھی نہ پائے
تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔ امام طبرانی پھر امام
منذری فرماتے ہیں والحدیث صحیح امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی
و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت
رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت یعنی حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجیے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے بآواز بلند کہا یا محمداہ فوراً پاؤں کھل گیا۔ امام نووی شارح صحیح مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الاذکار میں اس کا مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل فرمایا کہ اُن کا بھی پاؤں سو گیا تو یا محمداہ کہا اچھا ہو گیا۔ اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔ اہل مدینہ میں قدیم سے اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔ علامہ شہاب خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں ھذا مما تعاھدہ اھل المدینۃ حضرت بلال بن الحارث مزنی سے قحط عام الرمادہ میں کہ بعد خلافت فاروقی ۱۸ھ ہجری میں واقع ہُوا ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجیے فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے اُنہوں نے اصرار کیا آخر ذبح کی کھال کھینچی تو نِری ہڈی نکلی یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ندا کی یا محمداہ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی ذکرہ فی الکامل امام مجتہد فقیہ اجل عبدالرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور اجلہ تبع تابعین واکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں سر پر بلند ٹوپی رکھتے جس میں لکھا تھا محمد یا منصور اور ظاہر ہے کہ القلم احد اللسانین ہیثم بن جمیل انطاکی کہ ثقات علمائے محدثین سے ہیں۔ انہیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں رأیتہ وعلی راسہ قلنسوۃ اطول من ذراع مکتوب فیہا محمد یا منصور ذکرہ فی تہذیب التہذیب وغیرہ امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاویٰ میں ہے سئل عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یا شیخ فلان ونحو ذلک من الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والصالحین وھل للمشائخ اغاثۃ بعد موتھم ام لا فاجاب بما نصہ ان الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء الصالحین جائزۃ وللانبیاء والرسل والاولیاء والصالحین

لہ ولفظ البخاری صد ۱۹۳ خدرت رجل ابن عمر فقال لہ رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد ۱۲ منہ

اعانتة بعد موتھم الخ یعنی ان سے استفتا ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیا، ومرسلین واولیا، وصالحین سے فریاد کرتے ہیں اور یارسول اللہ۔ یا علی۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان کے مثل کلمات کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں اور اولیا، بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیا، ومرسلین واولیا، وعلما، سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار فتاوٰے خیریہ میں فرماتے ہیں یا شیخ عبدالقادر ندا، فما الموجب لحرمتہ لوگوں کا کہنا کہ یا شیخ عبدالقادر یہ ایک ندا ہے پھر اسکی حرمت کا سبب کیا ہے، سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں سئلت عمن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبدالقادر مثلا ھل ھو جائز شرعا ام لا اجبت نعم الاستغاثة بالاولیاء وندائھم والتوسل بھم امر مشروع وشئی مرغوب لاینکرہ الا مکابر ومعاند وقد حرم برکة الاولیاء الکرام الخ یعنی مجھ سے سوال ہُوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہے یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر مثلاً آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں، میں نے جواب دیا ہاں اولیا، سے مدد مانگنی اور اُنہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب عناد اور بے شک وہ اولیائے کرام کی برکت سے محروم ہے امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں تین اولیائے اعلام کا عظیم الشان واقعہ بسند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سواران دلاور ساکنان شام تھے کہ ہمیشہ راہ خدا میں جہاد کرتے فاسرھم الروم مرة فقال لھم الملک انی اجعل فیکم الملک وازوجکم بناتی وتدخلون فی النصرانیة فابوا وقالوا یا محمداہ یعنی ایک بار نصارائے روم اُنہیں قید کر کے لے گئے بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا تم نصرانی ہو جاؤ اُنھوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمداہ بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کرا

کردہ صاحبوں کو اس میں ڈال دیا۔ تیسرے کو اللہ تعالےٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں اُن کے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے انہوں نے حال پوچھا فرمایا ما کانت الا الغطسۃ التی رأیت حتی خرجنا فی الفردوس بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنت اعلیٰ میں تھے) امام فرماتے ہیں کانوا مشہورین بذلک معروفین بالشام فی الزمن الاول۔ یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں مشہور تھے اور ان کا یہ واقعہ معروف، پھر فرمایا شعرا نے اُن کی منقبت میں قصیدے لکھے ازانجملہ یہ بیت ہے سیعطی الصادقین بفضل صدق نجاۃ فی الحیاۃ وفی الممات قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات و موت میں نجات بخشے گا۔ یہ واقعہ عجیب نفیس و روح پرور ہے میں بخیال تطویل اُسے مختصر کر گیا، تمام کمال امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے من شاء فلیرجع الیہ یہاں مقصود اس قدر ہے کہ مصیبت میں یا رسول اللہ کہنا اگر شرک ہے تو شرک کی مغفرت و شہادت کیسی اور جنت الفردوس میں جگہ پانی کیا معنی اور انکی شادی میں فرشتوں کو بھیجنا کیونکر معقول اور ان ائمہ دین نے یہ روایت کیونکر مقبول اور اُن کی شہادت و ولایت کس وجہ سے مسلم رکھی اور یہ مردان خدا خود بھی سلف صالح میں تھے کہ یہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے کما ذکر فی الروایۃ نفسہا اور طرطوس ایک ثغر ہے یعنی دار الاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ نے آباد کیا کما ذکرہ الامام السیوطی فی تاریخ الخلفاء ہارون رشید کا زمانہ زمانہ تابعین و تبع تابعین کا زمانہ تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے لا اقل تبع تابعین سے تھے۔

واللہ الھادی

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت لہ

ومن صلے رکعتین یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم
یصلے علی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ثم یخطو الی جھۃ
العراق احدی عشرۃ خطوۃ یذکر فیہا اسمے ویذکر حاجتہ فانہا تقضے یعنی جو کسی تکلیف
میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف رفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دُور
ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے۔ اور جو دو رکعت
نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سُورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اُن میں میرا نام لیتا
جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی وہ حاجت روا ہو) اکابر علمائے کرام و اولیائے عظام مثل
امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی و امام[۱] عبد اللہ بن اسعد یافعی مکی و مولٰنا
علی قاری مکی صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ و مولانا ابو المعالی محمد سلمی قادری و شیخ محقق مولٰنا
عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنی تصانیف جلیلہ بہجۃ الاسرار و خلاصۃ المفاخر
ونزہۃ الخاطر و تحفہ قادریہ زبدۃ الآثار وغیرہا میں یہ کلمات رحمت آیات حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے نقل و روایت فرماتے ہیں یہ امام ابو الحسن نور الدین علی مصنف بہجۃ الاسرار شریف اعاظم علماء و ائمہ
قرأت و اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صرف دو
واسطے رکھتے ہیں امام اجل حضرت ابو صالح نصر قدس سرہٗ سے فیض حاصل کیا انہوں نے اپنے والد ماجد
حضرت ابوبکر تاج الدین عبد الرزاق نور اللہ مرقدہٗ سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضور پر نور سید
السادات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں
فرماتے ہیں کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اسکے مصنف علمائے قرأت سے عالم
معروف و مشہور اور اُن کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور، امام شمس الدین ذہبی کہ علم حدیث و
اسماء الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکار اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب
طبقات المقرئین میں ان کے مدائح لکھے امام محدث محمد بن محمد بن محمد بن جزری مصنف حصن حصین
اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں سے ہیں انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے
پڑھی اور اسکی سند و اجازت حاصل کی ان سب باتوں کی تفصیل اور اس نماز مبارک کے دلائل شرعیہ و

[۱] دونوں کتابوں میں امام شمس الدین ذہبی اور حسن المحاضرہ میں امام جلال الدین سیوطی نے اس جناب کو امام الاوحد لکھا یعنی امام یکتا منفرد

اقوالِ افعالِ علماء واولیاسے ثبوت جلیل فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ کے رسالہ انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار[۱] میں ہے فعلیک بما تجد فیہما ما یشفی الصدور و یکشف العمی والحمد للہ رب العلمین امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں فرماتے ہیں سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لئے جاتے تھے انکے جانور کا پاؤں پھسلا بآواز پکارا یا سیدی محمد یا غمری ادھر ابن عمر حاکم سعید کو بحکم سلطان جقمق قید کئے لئے جاتے تھے ابن عمر نے فقیر کا ندا کرنا سنا پوچھا یہ سیدی محمد کون ہیں کہا میرے شیخ کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یا سیدی محمد یا غمری لاحظنی ای میرے سردار اے محمد غمری مجھ پر عنایت کی نگاہ کرو ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی مجبورانہ ابن عمر کو خلعت دیکر رخصت کیا۔ اسی میں ہے سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرۂ خلوت میں وضو فرما رہے تھے ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جبتک وہ پہلی واپس آئے۔ ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے جب چور میرے سینے پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یا سیدی محمد یا حنفی اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینے پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے برکت حضرت اللہ عزوجل نے نجات بخشی۔ اسی میں ہے ولی ممدوح قدس سرہ کی زوجہ مقدسہ بیماری سے قریب مرگ ہو گئیں وہ یوں نداء کرتی تھیں یا سیدی احمد یا بدوی خاطرک معی اے میرے سردار اے احمد بدوی حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے۔ ایک دن حضرت سیدی احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کب تک مجھے پکاریگی اور مجھ سے فریاد کرے گی تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحب تمکین (یعنی اپنے شوہر) کی حمایت میں ہے اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ ان بی بی نے یونہی کہا صبح کو خاصی تندرست اٹھیں گویا کبھی مرض نہ تھا اسی میں ہے۔ حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض موت میں

[۱] یہ مبارک رسالہ دفتر حزب الاحناف ہند لاہور سے بقیمت ۸ ملسکتا ہے

فرماتے تھے من کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبری ویطلب حاجتہ اقضہا لہ فان ما بینی و بینکم غیر ذراع من تراب و کل رجل یحجبہ عن اصحابہ ذراع من تراب فلیس برجل جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے میں روا فرما دوں گا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کردے وہ مرد کاہے کا۔ اسی طرح حضرت محمد بن احمد فرغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال شریفہ میں لکھا ہے کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول انا من المتصرفین فی قبورھم فمن کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبالۃ وجھی ویذکرھا لی اقضہا لہ فرمایا کرتے تھے میں اُن میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرہ مبارک کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں روا فرما دوں گا۔ اُسی میں ہے مروی ہوا ایکبار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرماتے میں ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں اُن کے پاس تھی انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدوضع نے انکی صاحبزادی پر دست درازی چاہی لڑکی کو اُسوقت اپنے باپ کے پیرو مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں ندا کی یا شیخ ابی لاحظنی اے میرے باپ کے پیرو مرشد مجھے بچائیے یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑاؤں انکی اولاد میں اب تک موجود ہے۔ اسی میں سیدی موسیٰ ابو عمران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں کان اذا ناداہ مریدہ اجابہ من مسیرۃ سنۃ او اکثر جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی اخبار الاخیار شریف ذکر مبارک حضرت سید اجل شیخ بہاء الحق والدین بن ابراہیم عطاء اللہ الانصاری القادری الشطاری الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت ممدوح کے رسالہ مبارکہ شطاریہ سے نقل فرماتے ہیں۔ ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق است یک طریق آنست یا احمد را در راست بگوید و یا محمد در چپا بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آنست کہ یا احمد را در راست بگوید و چپا یا محمد و در دل وہم کند یا مصطفیٰ دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود و دیگر اسمائے ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل

یا عزرائیل چہار ضربی دیگر ذکر ہم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوید کہ
حرف ندا را از دل بکشد طرف راست و ہر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند۔ حضرت سیدی
نور الدین عبد الرحمٰن مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی
معنوی قدس سرہ العلی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا روح اللہ روحہ نے قریب انتقال ارشاد
فرمایا "از رفتن من غمناک مشوید کہ نور منصور رحمہ اللہ تعالیٰ بعد از صد و پنجاہ سال بر روح شیخ
فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ تجلی کردہ مرشد او شد اور فرمایا در حالیکہ باشید مرا یاد کنید
تا من شمارا ممد باشم در ہر لباسیکہ باشم اور فرمایا در عالم مارا دو تعلق ست یکے بہ بدن دیکے بشما
و چون بعنایت حق سبحانہ و تعالیٰ فرد مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید روی نماید آں تعلق نیز از آں شما
خواہد بود۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی "اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم" میں لکھتے ہیں ؎
وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ ٭ و یا خیر مامول و یا خیر واہب ٭ و یا خیر من یرجی لکشف رزیۃ ٭ و
من جودہ قد فاق جود السحائب ٭ و انت مجیری من ھجوم ملمۃ اذا انشبت فی القلب شر المخالب
اور خود اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں فصل یازدہم در ابتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود و اے بہترین عطا
کنندہ و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ باشد برائے ازالۂ مصیبتے و اے بہترین کسیکہ سخاوت او
زیادہ است از باران بارہا گواہی میدہم کہ تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند
در دل بدترین چنگال ہا اھ ملخصاً اسی کے شروع میں لکھتے ہیں ذکر بعض حوادث زماں کہ دراں حوادث
لابدست از استمداد بروح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اسی کی فصل اول میں لکھتے ہیں بنظر
نمی آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائی دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے۔
یہی شاہ صاحب مدحیہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں ینادی ضارعا بخضوع قلب ٭ و ذل و ابتہال و التجاء
رسول اللہ یا خیر البرایا ٭ نوالک ابتغی یوم القضاء ٭ اذا ما حل خطب مدلھم ٭ فانت
الحصن من کل البلاء ٭ و الیک توجھی و بک استنادی ٭ و فیک مطامعی و بک ارتجائی
اور خود ہی اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں فصل ششم در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوات
و اکمل التحیات و التسلیمات ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بیقدری خود با خلاص و مناجات

وبہ پناہ گرفتن باین طریق کہ اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات عطائی ترا میخواہم روز فیصل کردن وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست روآوردن من بتست پناہ گرفتن من دور تست امید داشتن من اھ ملخصاً یہی شاہ صاحب انتباہ فی سلاسل اولیا اللہ میں قضائے حاجت کے لئے ایک ختم کی ترکیب یوں نقل کرتے ہیں اول دو رکعت نفل بعد ازاں یکصد و یازدہ بار درود و بعد ازاں یکصد و یازدہ بار کلمۂ تمجید و یکصد و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی اسی انتباہ سے ثابت کہ یہی شاہ صاحب اور ان کے شیخ و استاذ حدیث مولانا ابو طاہر مدنی جن کی خدمت میں مدتوں رہ کر شاہ صاحب نے حدیث پڑھی اور ان کے شیخ و استاذ و والد مولانا ابراہیم کردی اور ان کے استاذ مولانا احمد قشاشی اور ان کے استاذ مولانا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث میں داخل اور شاہ صاحب کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنہیں انتباہ میں شیخ معمر ثقہ کہا اور اعیان مشائخ طریقت سے گنا اور ان کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولانا عبد الملک اور ان کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ سناوی کے پیر حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دونوں صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ و شرح وقایہ اور ان کے شیخ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری یہ سب اکابر ناد علی کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ اور مستفیدین کو اجازتیں دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے و بعد الحجۃ السامیہ جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار و حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات کی طرف رجوع کرے۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے بستان المحدثین میں حضرت ارفع و اعلیٰ امام العلما، نظام الاولیا حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہٗ استاد امام شمس الدین لقانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مدح عظیم لکھی کہ وہ جناب ابدال سبعہ و محققین صوفیہ سے ہیں شریعت و حقیقت کے جامع با وصف علو باطن انکی تصانیف علوم ظاہری میں بھی نافع و مفید و بکثرت ہیں اکابر علما فخر کرتے تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں یہاں تک کہ لکھا بالجملہ مرد جلیل القدر یست کہ مرتبہ کمال او فوق الذکر ست۔ پھر اس جناب جلالتمآب کے کلام پاک سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے

ہیں:- انا لمریدی جامع لشتاتہ ٭ اذا ما سطا جور الزمان بنکبتہ ٭ وان کنت فی ضیق وکرب ووحشتہ ٭ فناد بیا زروق ات بسرعتہ ٭ یعنی میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں۔ جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدی کرے اور اگر تو تنگی وتکلیف ووحشت میں ہو تو یوں ندا کر یا زروق میں فوراً آموجود ہونگا۔" علامہ زیادی پھر علامہ اجہوری صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ پھر علامہ داؤدی محشی شرح منہج پھر علامہ شامی صاحب رد المحتار حاشیہ در مختار گم شدہ چیز ملنے کے لئے فرماتے ہیں کہ بلندی پر جا کر حضرت سید احمد بن علوان یمنی قدس سرہ کے لئے فاتحہ پڑھے پھر انہیں ندا کرے کہ یا سیدی احمد یا ابن علوان۔ شامی مشہور ومعروف کتاب ہے فقیر نے اس کے حاشیہ کی عبارت اپنے رسالہ حیاۃ الموات کے ہامش تکملہ پر ذکر کی۔ غرض یہ صحابہ کرام سے اس وقت تک کے اس قدر آئمہ واولیا وعلما ہیں جن کے اقوال فقیر نے ایک ساعت قلیلہ میں جمع کئے اب مشرک کہنے والوں سے صاف صاف پوچھا چاہیئے کہ عثمان بن حنیف وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن عمر صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے لیکر شاہ ولی اللہ وشاہ عبد العزیز صاحب اور ان کے اساتذہ ومشائخ تک سب کو کافر ومشرک کہتے ہو یا نہیں؟ اگر انکار کریں تو الحمد للہ ہدایت پائی اور حق واضح ہو گیا اور بے دھڑک ان سب پر کفر وشرک کا فتوی جاری کریں تو ان سے اتنا کہیئے کہ اللہ تمہیں ہدایت کرے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو کسے کہا اور کیا کچھ کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور دل میں جان لیجئے کہ جس مذہب کی بنا پر صحابہ سے لے کر اب تک کے اکابر سب معاذ اللہ مشرک وکافر ٹھیریں وہ مذہب خدا اور رسول کو کسقدر دشمن ہوگا صحیح حدیثوں میں آیا کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے خود کافر ہے اور بہت آئمہ دین نے مطلقاً اسپر فتوے دیا جسکی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید[۱۳] میں ذکر کی ہم اگرچہ بحکم احتیاط تکفیر نہ کریں تاہم اسقدر میں کلام نہیں کہ ایک گروہ آئمہ کے نزدیک یہ حضرات کہ یا رسول اللہ ویا علی ویا حسین ویا غوث الثقلین کہنے والے مسلمانوں کو کافر ومشرک کہتے ہیں خود کافر ہیں تو ان پر لازم کہ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں در مختار میں ہے ما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح فائدہ

حضور علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنے کے عمدہ دلائل سے التحیات ہے جسے ہر نمازی نماز کی دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کرتا ہے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں اگر ندا معاذ اللہ شرک ہے تو یہ عجب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک داخل ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات زمانۂ اقدس سے ویسی ہی چلی آتی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادا ہے نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ندا حاشا وکلا شریعت مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مراد نہ ہوں نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے کہ التحیات للہ والصلوات والطیبات سے حمد الٰہی کا قصد رکھے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کر رہا ہوں کہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں شرح قدوری سے ہے لا بد ان یقصد بالفاظ التشھد معانیھا التی وضعت لھا من عندہ کانہ یحیی اللہ تعالیٰ ویسلم علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی نفسہ وعلی اولیاء اللہ تعالیٰ تنویر الابصار اور اس کی شرح درمختار میں ہے (ویقصد بالفاظ التشھد) معانیھا مرادۃ لہ علی وجہ (الانشاء) کانہ یحیی اللہ تعالیٰ ویسلم علی نبیہ وعلی نفسہ وعلی اولیائہ (لا الاخبار) عن ذلک ذکرہ فی المجتبیٰ۔ علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں یقصد معانیہ مرادۃ لہ علی انہ ینشئھا تحیۃ وسلاما منہ اسی طرح بہت علماء نے تصریح فرمائی اس پر بعض سفہائے منکرین یہ عذر گڑھتے ہیں کہ صلاۃ وسلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں تو ان میں ندا جائز اور ان کے ماورا میں ناجائز۔ حالانکہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے قطع نظر بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں ان ہوش مندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ صرف درود وسلام ہی نہیں بلکہ امت کے تمام اقوال وافعال واعمال روزانہ دو وقت سرکار عرش وقار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کئے جاتے ہیں۔ احادیث کثیرہ میں تصریح ہے کہ مطلقاً اعمال حسنہ وسیئہ سب حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور یوں ہی تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور والدین و اعزہ و اقارب سب پر عرض اعمال ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ سلطنۃ المصطفےٰ فی ملکوت کل الورٰی ۱۲۹۷ھ میں وہ سب حدیثیں جمع کیں۔ یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام اجل عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی لیس من یوم الا و تعرض علی النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیا فیعرفہم بسیماھم واعمالھم یعنی کوئی دن ایسا نہیں جس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعمال امت ہر صبح و شام پیش نہ کئے جاتے ہوں تو حضور کا اپنے امتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اور ان کے اعمال دونوں وجہ سے ہے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علے الہ و صحبہ وشرف وکرم فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلہ میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لئے اسی قدر وافی اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

اکفنا شر المضلین یا کافی وصل علے سیدنا و مولٰنا محمد ن الشافی و الہ وصحبہ حماۃ الدین الصافی امین والحمد للہ رب العلمین ؁

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰے احمد رضا خاں

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ھند لاہور دہلی دروازہ